

اقبال اس مقام میں کیا خوب کہ گیا ہے :

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں، بنوں میں پھرتے ہیں لمبے مارے

میں اس کا بندہ بنوں گا، جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

۹۔ لغات۔ فوتِ فرصت : فرصت کا چھن جانا، ضائع ہو جانا۔

شرح : اگر انسان کی عمر عزیز کا ایک ایک لمحہ عبادت ہی میں

صرف ہو، جو نہایت پاکیزہ مشغلہ ہے تو کیا اس حالت میں زندگی کی فرصت

ضائع ہو جانے کا غم مٹے جائے گا ؟

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں زندگی بسر کرنے کی جو

مہلت عطا کی ہے، وہ اتنی بیش بہا ہے کہ انسان ایک ایک لمحہ خدا کی

عبادت میں بھی گزار دے تو احساس ہی ہوتا ہے کہ اس فرصت سے پورا

فائدہ نہ اٹھایا گیا۔

یہاں لفظ ”عبادت“ حقیقی نہیں، رواجی معنی میں استعمال ہوا ہے۔

حقیقی عبادت کا دائرہ نہایت وسیع اور بنی نوع انسان کے لیے حد درجہ فائدہ

رساں ہے۔ غالباً میرزا غالب یہی واضح کرنا چاہتے ہیں کہ رواجی عبادت میں

زندگی صرف کر لینے کے باوجود اس کا حق ادا نہیں ہوتا۔ مطلوب یہ ہے کہ

اسے واقعی ان کاموں میں صرف کیا جائے، جو اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے

ذمے لگا دیے ہیں اور انہیں کاموں کی بجا آوری کو حقیقی عبادت قرار دیا ہے

اگر ایسا نہ ہو تو ظاہر ہے کہ زندگی کی عارضی مہلت ضائع ہوئی اور اس کا غم

باقی رہ گیا۔

ایک پہلو یہ بھی ہے کہ بیشک انسان دل میں سمجھ سکتا ہے، اس نے

ارادۂ کسی نیک کام میں کوتاہی نہیں کی، لیکن کیا کہا جاسکتا ہے کہ تمام کام

ٹھیک ٹھیک اسی طرح پورے ہوئے، جس طرح ہونے چاہیے تھے، لہذا

ر بھی فرصتِ مہستی کے ضائع ہونے کا سبب بنا۔